جو خاص خدا کا حصہ ہے بندوں میں اسے تقسیم نہ کر

تقریر علامہ مظہر سید

اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَجٰهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ لَا يَسْتَوٗنَ عِنْدَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ (پ ۱۰ توبہ)

تمام قسم کی تعریفات وحدہٗ لاشریک خالق کائنات مالک ارض و سما کے لیے اور لاکھوں کروڑوں درود و سلام ہوں اس ہستی اقدس و مقدس پر جس کا نام نامی اسم گرامی محمد اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وآلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم ہے وہ ذات مقدسہ مبارکہ مطہرہ کہ رب العزت نے جنہیں رحمت کائنات بنا کر بھیجا اور جن کے ذریعے اہل کائنات کی ہدایت کا اور راہنمائی کا بندوبست فرمایا۔

ہم نے متعدد چار پانچ خطبات جمعہ میں دعوت الرسل یا انبیاءؑ کے اس مشترک پیغام کے بارے میں گفتگو کی جس پیغام کو حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے لے کر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک ہر نبی ہر پیغمبر اور ہر رسول لوگوں کو سناتا رہا لوگوں تک پہنچاتا رہا اور وہ پیغام اور وہ دعوت اللہ کی وحدانیت کی اللہ کی توحید کی دعوت تھی اس میں توحید کی دعوت کے سلسلے میں ہم نے تین باتیں اب تک بیان کی ہیں ایک بات یہ بیان کی ہے کہ اس کی اہمیت اور حیثیت اس قدر زیادہ ہے کہ اللہ رب العزت نے خود اپنے کلام مجید میں ارشاد فرمایا۔

وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ

کہ ہم نے جتنے بھی پیغمبر اور رسول بھیجے ہیں ان کو صرف یہی پیغام دے کر بھیجا ہے اس سے اس دعوت کی اہمیت اور حیثیت کا اندازہ ہوتا ہے اس لیے کہ جو چیز

جتنی زیادہ اہمیت رکھتی ہو اس کے لیے اسی قدر زیادہ تاکید کی جاتی ہے اسی قدر اسے تکرار سے بیان کیا جاتا ہے دوسری بات ہم نے یہ بیان کی تھی کہ توحید کا معانی تب تک سمجھ میں نہیں آسکتا جب تلک کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بالا صفات اور آپ کی حیات طیبہ کے واقعات کو پیش نظر نہ رکھا جائے اس لیے کہ امام کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات اور آپ کی شخصیت گرامی کائنات کی سب سے بڑی بالاتر ہستی ہے۔ آپ سے بہتر آپ سے بلند تر اور آپ سے بالاتر کوئی انسان کائنات میں پیدا نہیں ہوا ہے۔ جب ہم اتنی بالاتر ہستی کی ذات کو اور ان کی صفات کو اور ان کے واقعات کو پیش نظر رکھیں تو پھر ہمیں یہ پتہ چلتا ہے کہ اللہ کی واحدنیت کا اور اللہ کی توحید کا معنےٰ کیا ہے۔ یہ کہہ دینا کہ اللہ کے سوا کوئی رازق نہیں ہے اور اس کے سوا کوئی خالق نہیں ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اللہ کے سوا کوئی اللہ اور معبود نہیں ہے اور پھر دوسرے لوگوں کے بارے میں یہ عقیدہ رکھنا کہ وہ غیب کا علم بھی جانتے ہیں۔

ہیں ہماری فریاد کو بھی سنتے ہیں ہماری بات کو پورا کرنے کی بھی صلاحیت رکھتے ہیں ہماری بگڑی کو سنوار سکتے ہیں نفع والوں کو نقصان پہنچا سکتے ہیں اور جو نقصان میں مبتلا ہیں انہیں نقصان سے بچا کر نفع دے سکتے ہیں یہ ساری چیزیں ان کا اعتقاد رکھنا اللہ کی توحید کے منافی ہے میں نے اس سلسلے میں ایک بنیادی بات جو بیان کی تھی قرآن مجید کے حوالے سے وہ یہ بیان کی تھی کہ کبھی ہم نے اس بات پہ غور نہیں کیا کہ اللہ رب العزت نے خاص طور نبیوں اور رسولوں کا نام لے کر اور ان کی زندگیوں کے احوال بیان کر کے ان کی بے کسی اور بے بسی کو کیوں ذکر کیا ہے کبھی اس بات پر آپ نے غور کیا ہے اللہ رب العزت نے سارے نبیوں

کا جب تذکرہ کیا تو نبی ایک بالاتر ہستی کا نام ہوتا ہے ایک ایسے چیدہ فرد کو کہا جاتا ہے نبی اور پیغمبر جس پر رب کی نگاہ کرم پڑ جاتی ہے اور جس کو اللہ اپنے بندوں

نڈھال کیا تھا کہ بیگانے تو چھوڑتے ہی ہیں اپنے بھی چھوڑ بیٹھے تھے کہیں کسی کا تذکرہ کیا ہے کہ لوگ اس کو اٹھا کے سمندر میں پھینک دیتے ہیں اور سمندر میں پھینکے جانے کے بعد ایک مچھلی آتی ہے اسے نگل لیتی ہے ! اور اپنے پیٹ میں چھپا کر اسے سمندر کی تہوں میں اتر جاتی ہے اور وہ بے کسی اور بے بسی کے عالم میں مچھلی کے پیٹ کی تاریکی ہیں اور سمندروں کی تہوں کی تاریکی میں پڑا ہوا ہے کیا سبب ہے کبھی یہ بات سوچی ہے ایک لمحے کے لیے اگر توجہ کے ساتھ میری بات سنو گے تو ایسا مسئلہ سمجھ میں آئے گا اللہ کے فضل و کرم سے کہ توحید کی عظمت اپنے دلوں کے اندر اجاگر کر لو گے اللہ رب العزت نے ان بڑے بڑے لوگوں کا مقام ان کی منزلت اور ان کی شان اور ان کے درجات اور ان کا منصب عالی بیان کرنے کے بعد ان کی بے کسیوں اور بے بسیوں کا تذکرہ اس لیے کیا ہے کہ خدا کے بندو جب اتنے بڑے لوگ بھی اللہ کے محتاج ہیں تو تمہاری حیثیت کیا ہے؟ اللہ کی بارگاہ میں جب اتنے بڑے لوگ اتنی شانوں والے لوگ اتنے مقام والے بلند مناصب والے لوگ یہ بے کس اور بے بس ہیں تو باقی کون ہے جو کسی دوسرے کی بے کسی کو دور کر سکتا ہے اللہ رب العزت نے حضرت یونس علیہ سلام کا تذکرہ فرمایا

وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِى الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝

اللہ اس مچھلی کے پیٹ کے اندر کوئی بھی نہیں جانتا تیرے یونس پہ کیا گزر رہی ہے اس کے گھر والوں کو معلوم ہی نہیں ہے اس کے رشتے داروں کو معلوم نہیں اس

کے قریبیوں کو معلوم نہیں او جنہوں نے یونس کو جنا ہے ان کو پتہ نہیں کہ یونس کہاں گیا ہے کوئی آدمی اپنے گھر میں مر جاتا ہے لوگ کم از کم اسے نہلانے دھلانے میں کفناتے ہیں پھر اپنے کندھوں پہ اٹھا کے قبرستان میں لے جاتے ہیں پھر اپنے طور

کی طرف اپنا پیغام پہنچانے کے لیے منتخب فرما لیتا ہے اور پھر اس کی ہر ہر حرکت ہر ہر فعل اس کی ہر ہر بات اور اس کا ہر ہر عمل اللہ کی رضا کے تابع ہو جاتا ہے وہ کوئی بات اپنی مرضی سے نہیں کہتا کوئی بات اپنی مرضی سے نہیں بولتا کوئی کام اپنی مرضی سے نہیں کرتا تبھی بولتے ہیں جب اللہ بولنے کا حکم دیتے ہیں تبھی کوئی کام کرتے ہیں جب اللہ کام کرنے کا حکم دیتے ہیں ایسے چنیدہ برگزیدہ اور ایسے پسندیدہ شخص کو نبی اور پیغمبر کہا جاتا ہے ایسا شخص جب کہ اتنے بڑے مقام پہ فائز ہے کہ اللہ نے اُسے ساری مخلوقات میں سے پسند کر کے ساری کائنات میں سے منتخب کر کے۔ ساری دنیا والوں میں سے انتخاب کر کے اسے اپنی پیغمبری اور اپنی رسالت کے لیے پسند کر لیا منتخب کر لیا اس کے سر پر تاج نبوت و رسالت رکھ دیا تو پھر ایسی شخصیت کا ذکر کرتے ہوئے اس کی بے کسی اور بے بسی کا تذکرہ کیوں کیا جاتا ہے یہ بات سمجھنے کی ہے۔ قرآن پاک کے اندر اللہ رب العزت نے بے شمار نبیوں کا ذکر کیا ہے جہاں ان کی شان کو بیان کیا جہاں ان کے مقام کو بیان کیا جہاں ان کی عظمت کو بیان کیا جہاں ان کی پاکیزگی اور طہارت کو بیان کیا وہاں یہ بھی بیان کیا ہے کہ کسی کے پاس کھانے کے لیے کچھ نہیں تھا کسی کے پاس پینے کے لیے کچھ نہیں تھا وہاں یہ بھی تذکرہ کیا ہے کہ کوئی تنہائیوں میں اپنے رب کی بارگاہ میں گڑگڑاتا ہوا کہتا ہے اللہ

اللہ میں بھوکا ہوں میرے پاس تو کھانے کو بھی کچھ نہیں اللہ میں حقیر ہوں

بلکہ میں محتاج ہوں تو غنی ہے تو مجھ کو غنی فرما دے یہ فقیری کا تذکرہ اللہ نے کیوں کیا ہے کہیں اللہ رب العزت نے کسی ایسے شخص کا تذکرہ کیا ہے جو اسے انتہائی بلند مقام پر فائز ہونے کے باوجود رب کائنات کی زبان سے اس کے بارے میں یہ کہا جاتا ہے کہ وہ بیمار تھا اور بیماری نے اس کو نڈھال کر رکھا تھا اور اس اور طریقوں کے مطابق اسے الوداع کہتے ہیں اللہ میں تو ایسا مچھلی کے پیٹ میں گیا کہ کوئی جانتا بھی نہیں کہ زندہ بھی ہوں کہ مر گیا ہوں کوئی پتہ نہیں کسی کو معلوم ہی نہیں ہے کہ یونس کہاں گیا لوگوں نے اٹھایا

فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِينَ ۔ فَالْتَقَمَهُ الْحُوتُ وَهُوَ مُلِيمٌ (پ ۲۳)

قرعہ (لاٹری ٹائپ) ڈالا گیا کشتی میں بیٹھے کشتی ڈوبنے لگی کشتی والوں نے کہا کہ کوئی اپنے مالک کا بھاگا ہوا شخص اس کشتی میں آیا ہے۔ جس کی وجہ سے کشتی بھنور میں گر گئی ہے قرعہ ڈالو جس کے نام قرعہ نکلے گا وہی وہ شخص ہوگا جو اپنے مالک سے بھاگا ہوا ہوگا اس کو اٹھاؤ کشتی سے اٹھا کے سمندر میں پھینک دو تاکہ اس کی جان جائے باقی لوگوں کی تو جان بچ جائے۔

فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِينَ ۝ (پ ۲۳ سورہ صفت)

عرش والا کہتا ہے قرعہ ڈالا گیا تو اس کا نام نکلا جو کائنات کا سب سے بہترین انسان تھا اللہ کا نبی اللہ کا پیغمبر اللہ کا رسول اس سے بہتر کون ہو سکتا ہے؟

فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِينَ ۝ اور یہ بھاگا تھا اپنے مالک کا کیسے؟ کہ تبلیغ کے لیے اللہ نے مبعوث کیا بستی والوں نے ماننے سے انکار کیا گھبرا گئے یہ نہیں مانتے تو کسی اور بستی میں چلا جاتے ہیں اللہ نے فرمایا مجھ سے بھاگ کر کہاں جاتے ہو

فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِينَ ۝ قرعہ نکلا تو یونس کے نام کا نکلا لوگوں نے اٹھایا اور سمندر میں پھینک دیا اللہ نے ایک مچھلی کو حکم دیا اٹھو

ابھر و پانی کی سطح پر اور اس کو سالم اپنے پیٹ میں نگل کے لے جاؤ
فَالْتَقَمَهُ الْحُوْتُ پھر خداوند عالم کہتے ہیں۔
وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا قرآن اتنی پُر لطف کتاب ہے کہ اگر اس کے اندر ایچ پیچ نہ لگایا جائے اور اس کا سادہ ترجمہ پڑھا جائے یا سنا جائے تو مومنوں کے دل ایمان سے کھل اٹھتے ہیں ان کے دلوں کی زمینیں جو ہیں وہ سرسبز و شاداب ہو جاتی ہیں خداوند عالم نے بھی ارشاد فرمایا ہے۔
اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا
مومن وہ ہیں قرآن کی آیتیں جب ان کے سامنے پڑھی جاتی ہیں ان کے ایمان کے باغات کے اندر لہر دوڑ جاتی ہے ان کے اندر ایک بہار آ جاتی ہے خداوند عالم کہتے ہیں۔ وَذَا النُّوْنِ اور یاد کرو یونس کو
اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا جب وہ غصے ہو کر اپنی بستی سے نکل بھاگا۔
فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ وہ سمجھتا تھا کہ میں رب سے بھاگ کے چلا جاؤں گا ہم نے اٹھایا مچھلی کے پیٹ میں اس کو سمو دیا فَنَادٰى
اب آنکھ کھولی تو دیکھا کہ مچھلی کے پیٹ کا اندھیرا[1] سمندر کی تہوں کا اندھیرا، بادلوں کا اندھیرا[2] رات کا اندھیرا[3] فَنَادٰى فِي الظُّلُمٰتِ تہہ در تہہ اندھیروں میں پکارا تو عرش والے رب کو پکارا۔
لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ یہ ہے توحید کا درس اس کو کہتے ہیں توحید
لَا اِلٰهَ اِلَّا کسی باپ کو نہیں پکارا بزرگ تو تھے بزرگ یونس کے کہ نہیں تھے لوگوں کے لیے بزرگ تو پرانے ہوتے ہیں یونس کے تو اپنے گھر کے بزرگ تھے جانتے ہو کہ نہیں جانتے۔ یونس علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پوتے حضرت اسحاق کے پڑپوتے اور حضرت ابراہیم کے بیٹے

ہیں ابراہیم کی نسل میں سے دادا نبی پڑدادا نبی اس سے بڑا باپ جو ہے وہ نبی نبیوں کا سلسلہ ہے۔ حضرت یونس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نسب کے اندر یونس علیہ الصلوٰۃ والسلام کا سلسلہ نسب حضرت یعقوبؑ تک ملتا ہے اور حضرت یعقوبؑ حضرت اسحاقؑ نبی کے بیٹے ہیں اور حضرت اسحاق حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے بیٹے ہیں لیکن نہ اپنے باپ کو پکارا نہ دادا کو نہ کسی بابے کو پکارا نہ کسی بزرگ کو

فَنَادٰی فِی الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ

یہ وظیفہ ہے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتلایا ہے

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۝ ان اندھیروں میں بھی اگر نجات کوئی ذات دے سکتی ہے تو تیری ذات دے سکتی ہے تیرے علاوہ ان اندھیروں سے کوئی بچا سکتا نہیں وہی بچائے گا نا جو ان اندھیروں میں ہونے والی گفتگو کو سننے کی قدرت رکھے گا۔ اور جس کو یہ پتہ نہیں کہ دیوار کے پیچھے کیا گفتگو ہو رہی ہے۔ وہ گفتگو کرنے والے کی گفتگو سنتا ہی نہیں اس کی فریاد کو پورا کیسے کرے گا پورا تو وہ کرے جو سنتا ہے پورا تو وہ کرے جو دیکھتا ہے۔

فَنَادٰی فِی الظُّلُمٰتِ یہ حکمت ہے اس بات میں کہ اللہ نے بڑے بڑے لوگوں کا تذکرہ کرتے ہوئے ساتھ ہی ان کی بے کسیوں اور بے بسیوں کا تذکرہ کیا اس لیے کیا کہ کائنات کے لوگو تمہیں اللہ کی ذات کا علم ہو تمہیں رب کی توحید کا علم ہو تمہیں اللہ کی واحدنیت پر ایمان لانے کی توفیق ہو اور تمہیں پتہ چلے توحید کس کو کہتے ہیں شرک کس کو کہتے ہیں اس لیے اللہ نے کہا

فَنَادٰی اور ایک ایمان سے

بات تو بتلاؤ یونس پیغمبر ہیں رسول ہیں اللہ کا فرستادہ ہے اللہ کا پسندیدہ ہے اللہ کا چیدہ ہے اللہ کا بزرگ بندہ ہے۔ یہ اپنے آپ کو خود مچھلی کے پیٹ

سے بچانے کی قدرت رکھتا ..... نہیں ..... بولو۔ نہیں خود کہہ رہا

لَا اِلٰہَ

میرے سوا کوئی نہیں بچا سکتا تیرے سوا کوئی نہیں بچا سکتا وہ جو اپنے آپ کو نہیں بچا سکتا وہ تجھ کو کیسے بچائے گا، اور یہ تو پیغمبر ہے۔ اور جن کو تم پکارتے ہو۔ بچانے کے لیے وہ تو پیغمبر بھی نہیں وہ تو رسول نہیں ان پر تو اللہ کی وحی بھی نہیں اُتری ان کے کام قول فعل اور بات کی ضمانت بھی رب نے نہیں دی تم ان کو پکارتے ہو اور جس کی ہر ہر حرکت کی ذمہ داری عرش والے نے لی ہوئی ہے وہ بھی اپنے آپ کو بچانے کی قدرت نہیں رکھتے ہیں لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ

اتنا پسندیدہ قول ہے معنے کیا ہے اللہ تیرے علاوہ کوئی فریاد سن سکتا ہی نہیں

لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ

میں ظلم کرنے، میں قصوروار مجھ سے اللہ بھول ہو گئی۔

اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۝ ایک اور ہے بیمار اور ایک مولوی صاحب کا میں نے وعظ سنا شرمناک بات ہے آج کوئی بات ایسی نہیں رہ گئی جو بگڑ نہ گئی ہو ایک حکومتی ملاں اور ساری اس کی کاریگری لفظوں کی شعبدہ بازی نبی کی شریعت کا انکار کرتے ہوئے کہتا ہے باقی سارے عَبْدُہٗ ہیں وہ عَبْدُہٗ تھے۔ یہ بھی کوئی بات ہے کہتا اس کا بندہ میں تمہیں بتلاؤں اس کے لیے تو عَبْدُہٗ کا لفظ استعمال ہوا اور یہاں ایک ایسی ذات ہے جس کو عَبْدُہٗ کا لفظ سے استعمال کیا ہمارا بندہ اللہ کہتا ہے۔

وَاذْکُرْ عَبْدَنَآ اَیُّوْبَ (پ ۲۳ سورہ ص) ہمارا بندہ میرا بندہ ہمارا بندہ ہمارا اپنا یاد تو کرو اس کو اِذْ نَادٰی رَبَّہٗٓ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اتنا بلند مقام کہ اللہ نے اس کو اپنا بندہ کہہ کے پکارا ہمارا بندہ میرا بندہ کیا اس کو ہمارے ہم نے

کیا اور کیا کہا: رَبِّہٗ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ۵
اللہ میں کسی کی بیماری کو کیا دور کروں میں تو خود بیمار اپنی بیماری کو دور کرنے کی بھی
طاقت رکھتا نہیں اِذْ نَادٰی رَبَّہٗ اَنِّیْ یہ پیغمبر ہے پیغمبر نبی ہے
نبی رسول ہے رسول وہ رسول جس کو رب نے عبدنا کہہ کے مخاطب کیا ہمارا بندہ
رَبَّہٗ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ اللہ تبلاتا ہے اپنی توحید او خدا کے
بندو کہاں بھٹکے پھرتے ہو کن کو سمجھتے ہو شفا دینے والا کن کو سمجھتے ہو مشکلات سے
بچانے والا کن کو سمجھتے ہو قاضی الحاجات کن کو سمجھتے ہو مشکل کشا صحابہؓ اولیاءؒ صوفیاءؒ
ان کی حیثیت کیا ہے یہاں پیغمبر بھی عاجزی کا اعتراف کر رہے ہیں۔

رَبَّہٗ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ (آیۃ سورہ انبیاء)

اللہ میں بیمار ہوں گھر والوں نے جتنا دینا تھا بیماری پہ لگا دیا ہے شفا نہیں
ملی ہے شفا یہ بھی ابراہیم کا پوتا ہے یہ بھی ابراہیم کی اولاد میں سے ہے علیہ الصلوٰۃ والسلام
یاد رکھنا ایک مسئلہ خلیل اللہ کے بعد جتنے نبی آئے ہیں ابراہیم کے بعد جتنے پیغمبر ہوئے
ہیں ابراہیم کی اولاد میں سے ہوئے ہیں جتنے نبی آئے جتنے رسول آئے اللہ کو اپنے بندے
پر اتنا پیار آیا کہ کہہ دیا ابراہیم آج کے بعد جو بھی نبی آئے گا تیری اولاد میں سے آئے
گا جتنے پیغمبر ہوئے سب کے سب ابراہیم کی اولاد میں سے زیادہ پیغمبر بنی اسرائیل
کے اسحاق کی اولاد میں سے اور آخری پیغمبر آیا تو اسماعیل کی اولاد میں سے آیا جسے بھیجا
اور کہا: مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ؕ
اب اس کے بعد کسی اور کے آنے کی ضرورت ہی نہیں رہی ہے جتنے پیغمبر آئے خلیل اللہ
کی اولاد میں سے یہ بیمار ہے خلیل اللہ کا پوتا کس کو پکار رہا ہے؟

رَبَّہٗ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ کیوں اس لیے اپنے دادے کو
نہیں پکارا وہ خلیل ہے اتنا بڑا مقام ملا ہے کہ سارے نبی اس کے نسب میں سے

اس کی اولاد میں سے کیوں اس کے دادے نے یہ درس دیا ہوا ہے۔ انیس [19] واں پارہ قرآن مجید اس دادے نے یہ کہا تھا۔ وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ (پ ۱۹ شعراء) اے لوگو سن لو بیمار ہم ہوتے ہیں شفا رب دیتا ہے۔ بیمار ہم ہوتے ہیں شفا اسی دادے کی تعلیم تھی تم نے کیا کیا ہوا ہے۔ تم نے یہ کہا ہے رب کے پلے میں بس وحدت کے سوا کیا ہے، جو لینا ہے لے لیں گے ...... سے تم نے یہ مسئلہ بنایا ہے اور

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تیری قدرت پہ قربان یہ مسئلہ سمجھ جانا شاید کوئی نہ بتلائے کہ اللہ نے اتنے بڑے انسانوں کا تذکرہ کرتے ہوئے ان کی عاجزی کے واقعات اس لیے بیان کیے تاکہ آنے والی نسلیں توحید کا مسئلہ ان کی زندگیوں پر نظر ڈال کر سمجھ لیں کہ اگر یہ اپنی مدد نہیں کر سکتے تھے تو ہماری مدد بھی کرنے کی قدرت بھی رکھتے نہیں اگر یہ نہیں کر سکتے تو باقی کون ہے، جو کر سکتا ہے باقی کون ہے نبی محترم رسول معظم سرور مکرم رسول عالم صلی اللہ علیہ وسلم آپ موت کی بے ہوشیوں میں مبتلا ہیں آخری وقت ہے امیر المومنین صدیقہ سلام اللہ علیہا ارشاد فرماتی ہیں میں نے اپنے آقا کو دیکھا پیشانی پسینے سے تر تر تھی اور موت کی بے ہوشیاں آپؐ پر طاری تھیں بار بار غشی طاری ہو جاتی پھر آنکھیں کھولتے ہیں کہتی میرے آقا مجھ سے آپؐ کی تکلیف دیکھی نہیں جاتی آپؐ فرماتے عائشہؓ اللہ اپنے پاک بندوں پر مرنے سے پہلے سختیاں طاری کر کے ان کو اسطرح پاک کر دیتا ہے کہ ادھر ان کی روح نکلے ادھر جنت الفردوس میں منتقل کر دی جائے۔ لیکن تکلیف کے عالم میں آپؐ نے ارشاد فرمایا عائشہؓ ٹھنڈے پانی کا پیالہ منگواؤ ام المومنین سلام اللہ نے ٹھنڈے پانی کا پیالہ منگوایا رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک کو اس پانی کے پیالے میں ڈالا پھر ہاتھ کو تر کر کے اپنی پیشانی اقدس کو پونچھا ہائے اور توحید کا درس دیا لوگوں کو بتلایا کر توجہ کسے کہتے ہیں پیشانی اقدس پہ ٹھنڈا ہاتھ پھیرا تلخی میں کمی ہوئی آسمان کی طرف رخ کیا۔

اور کہا اللّٰھُمَّ اَعِنِّی علیٰ سَکَرَاتِ الموت

اللہ اپنے رسولوں کے سردار کی موت پر مدد عطا کر دے اللہ مجھ کو موت کی بے ہوشیوں پر میری مدد فرما تو مدد نہ کرے تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنے نفس کی مدد کرنے کی قدرت رکھتا نہیں۔ اللھم اعنّی علی سکرات الموت یہ ہے درس توحید کا اللھم اعنّی علی سکرات الموت اللہ موت کی تلخیوں پہ میری مدد فرما اللہ موت کی بے ہوشیوں پر میری مدد فرما یہ آخری وقت میں بھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بندگی کا اور عرش والے کی قدرت کا اور آسمانوں والے کی الوہیت کا اور اپنی بے کسی کا اور بے بسی کا اعتراف اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس قدر اعلیٰ ترین شخصیت

عربی شعر جو صحیح ٹیپ ریکارڈ سے سمجھ نہیں آسکا)

کہ چشم فلک نے اس سے بہتر شخص کا چہرہ نہیں دیکھا اور جب تک کائنات باقی ہے دنیا کی کوئی ماں اس سے بہتر بچہ جنم نہیں دے سکتی ایسا انسان کہ جب سے دنیا بنی اور جب تک دنیا باقی رہے۔ تب تک ایسی ہستی کائنات میں جنم نہ لے اتنی بڑی ہستی کی حالت یہ ہے کہ وہ بھی اپنے رب کی بارگاہ میں اپنا دست سوال دراز کرکے اس سے اس کڑے وقت کی بے ہوشیوں میں مدد مانگ رہا ہے۔

اللّٰھُمَّ اَعِنِّی علیٰ سَکَرَاتِ المَوْت اللہ اگر تو مدد نہ کرے گا تو کون مدد کرے گا اللہ موت کی تلخیوں پہ تو میری مدد فرما سبق دیا او مسلمانو سن لو اگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسی ہستی عظیم المرتبت ہستی وہ بھی عاجزی کا مرقع بن کے عبدیت کا مظہر بن کے اپنے رب سے فریاد رس ہے تو اور کون ہے جو کسی دوسرے سے مانگے اور کہا کرتے تھے

اللّٰھُمَّ اِنِّی عَبْدُکَ وَابْنُ عَبْدِکَ وَابْنُ عبدت

اللہ میں تیرا غلام ہوں تیرے غلام کا بیٹا تیری لونڈی کا بیٹا ہوں یہ ہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عاجزی کی انتہا ہے ہیں بھی تیرا غلام میرا باپ بھی تیرا غلام میری ماں بھی تیری لونڈی تیری باندی تیری کنیز ہے

اَللّٰھُمَّ اِنِّی عَبْدُکَ وَابْنُ عَبْدِکَ وَابْنُ اَمَتِکَ (مسند احمد)

اللہ میں تو غلام کا بیٹا ہوں اور تیری باندی کا بیٹا۔ سبق دیا توحید کا اور اسی لیے

قرآن مجید میں عرش والے نے کہا قُلْ

تو کہہ کے ان کو کہو مَآ اَدْرِیْ مَا یُفْعَلُ بِیْ وَلَا بِکُمْ مجھے کچھ معلوم نہیں کہ میرے ساتھ کیا ہوگا اور تمہارے ساتھ کیا ہوگا یہ قرآن ہے قرآن یہ وہ کہہ رہا ہے جس کو اللہ نے گناہوں سے پاک پیدا کیا ہے اور جس سے کبھی گناہ سرزد ہو سکتا ہی نہیں اللہ کی توحید کا اظہار کیا یہ ہے اللہ آج ہم نے کیا کیا ہے؟ ہم نے معاذ اللہ ثم معاذ اللہ کو تمام اختیارات سے علیحدہ کر کے رکھ دیا ہے۔ روٹی یہ شفا وہ بیٹا وہ دیتا ہے اور مشکلات سے نجات یہ اور قرآن وَمَا قَدَرُوا اللّٰہَ

سترہواں پارہ سورۃ نمل عرش والا کہتا ہے پارے کا آخری رکوع ہے اللہ ارشاد فرماتے ہیں مَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ

اے میرے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی توحید کو نہ جاننے والوں نے اللہ کی قدر نہیں جانی انہوں نے اللہ کی قدر نہیں جانی انہوں نے اللہ کی ذات کو نہیں پہچانا۔

ضَعُفَ الطَّالِبُ وَ الْمَطْلُوْبُ ۝ (پ سورہ حج) او پاگلو جن کو پکارتے ہو وہ بھی کمزور اور جو پکارنے والے ہیں وہ بھی کمزور کمزور کمزور کو پکار رہا ہے اور کسی نے کیا ہی اچھا کہا تھا کہ ہماری حالت کیا ہے۔

ے جو کروٹ بدلنا نہیں جانتے ہیں انہیں آپ مشکل کشا جانتے ہیں۔

جن کو خود نہلاتے ہیں جن کو خود کفناتے ہیں جن کو خود قبروں میں دباتے ہیں جن

کو خود لحد کے اندر رکھتے ہیں پھر اوپر اینٹیں رکھتے ہیں کہ باہر نہ نکل کے دوڑ جائے خود اینٹیں رکھتے اوپر پھٹے رکھتے ہیں پھر اوپر مٹی ڈالتے ہیں اپنے ہاتھوں سے ہائے ہائے بلتے ہائے او کبھی سوچا ہے خدا کی قسم ہے ہمارا شرک ابراہیم علیہ السلام کے باپ کے شرک سے کم تر نہیں ہے وہ قوم ابراہیم علیہ السلام کو توحید کی سمجھ کہاں سے آئی تھی چھوٹے سے بچے تھے باپ بت گر تھا بت بناتا تھا خود پتھر توڑتا خود ان کو گڑھتا خود ان کے ناک کان بناتا خود ان کو رنگ و روپ بخشتا خود ان کی آنکھیں منہ بناتا اور جب ان کی تصویر بن جاتی خود ان کے سامنے ماتھا ٹیک دیتا ابراہیم علیہ سلام نے کہا جو شکل و صورت کے لیے تیری دستکاری کے محتاج وہ تیرا خدا کیسے ہو گیا ابراہیم کو سمجھ آئی ہے عقیدے توحید کی کر نہیں کہا جنہیں ہم خود اُٹھیں کیا ہو گیا ہے تمہیں کیوں سمجھ نہیں آتی کہ نہلاتے خود ہو کفناتے خود دفناتے خود ہو قبروں پر مٹی خود ڈالتے ہو اور تم دیا نہ جلاؤ تو دیا جل سکتا نہیں اور پھر خود ماتھا ٹیکتے ہو۔

مَنعَفَ الطَّالِبُ

سب کچھ خود کرتے ہو مرنے سے ہی ہوتا ہے تو خود مر جاؤ کوئی مرنے سے ولی بن جاتا ہے وہ خدا اپنی قدرتوں کا اظہار کرتا ہے نہ مرنے سے خدا اپنی خدائی منواتا ہے نہ مرنے سے یہ مرنے والوں کو خدا بنا لیتے ہیں ان کی بھی کوئی عقل ہے اللہ کہتا ہے میں خدا ہوں اللہ کیسے کیوں تو خدا ہے کہتا ہے اس لیے خدا ہوں

هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّومُ لَا تَاْخُذُهٗ
سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ

میں اس لیے خدا ہوں نہ سوتا ہوں نہ مجھ کو اونگھ آتی ہے نہ مروں گا جب سے ہے جب سے زمانہ جب سے زمانہ نہ تھا تب بھی تھا جب زمانہ باقی نہ رہے گا تب بھی میں باقی رہوں گا۔

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ○ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ○

اتنی مت ماری گئی ہے خدا خدائی منواتا ہے زندگی کا ثبوت دے سکے اور تمہاری مت ماری جاتی ہے بندوں کو مار کے، تمہاری مت ماری جاتی ہے بندوں کو مار کے مرے ہوؤں کو اس لیے مانتے ہیں کہ اس سے کوئی پوچھنے والا جو نہیں ہے بچارے سے کوئی زندوں کو مانے اس کو بندہ کہے تو جو خدا بنا ہوا ہے یہ جو کچھ کر کے تو دیکھا کس طرح سکے اس طرح جس طرح ابراہیم نے کہا تھا زندہ کو ماننا تھا نا انہوں نے خدا ابراہیم علیہ السلام سے کہا جھوٹا ہے تو تو خدا نہیں ہے کہا کیوں، خدا کون ہوتا ہے؟ کہا جو مارتا ہے جو زندہ کرتا ہے۔ اس نے بھی ڈھکسلا جیسے ہماری ہاں تھلکو سے بیان کرتے ہیں نا پچھلی دفعہ کہا تھا کہ وہابی کہتے ہیں اللہ کے سوا کسی سے نہ مانگو اپنی بیوی سے جا کے روٹی مانگتے ہیں یہ ڈھکسلا ہے اس نے بھی مسئلے کا مذاق اڑایا ڈھکسلا بیان کر کے نبی نے کہا اللہ وہ ہوتا ہے جو زندہ کرتا ہے جو مارتا ہے اس نے کہا یہ کام تو میں بھی کر سکتا ہوں ایک قیدی جس کو موت کی سزا ہوئی تھی کہنے لگا اس کو چھوڑ دو ایک بے گناہ آدمی جا رہا ہے کہنے لگا پکڑو اس کو مار دو کہنے لگا یہ کام تو میں نے بھی کر لیا ہے بلائے خلیل اللہ نے سمجھ لیا زندہ تھا نا زندہ سمجھ لیا بدبخت ہے ٹیڑھے دماغ کا ہے اور کج دل ہے کج رو ہے بات کو سمجھا نہیں ہے فرمایا اِنَّ اللّٰهَ يَاْتِيْ بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَاْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ

او خدائی کے جھوٹے دعویدار اگر خدا ہے تو سن میرے رب نے سورج کو مشرق سے نکالا ہے تو اگر رب ہے تو آج مغرب سے نکال کے دکھا دے۔

فَبُهِتَ الَّذِيْ كَفَرَ

خدا کہتا ہے عرش والا کہتا ہے اس کے منہ پر سکری جم گئی

منہ پر تالے فَبُهِتَ الَّذِيْ كَفَرَ

لگ گئے جواب دے سکا نہیں کہتے لگا پکڑو مار دو وہابی آگیا ہے۔ یہ جواب ہے
کوئی زندہ کو بتاؤ نا مرے ہوؤں کو ہم کیا پوچھیں ان بیچاروں کا کیا قصور ہے
میں نے کئی دفعہ یہ بات کہی ہے اتنے جھوٹے قصے ہر شہر میں ہر شہر کوئی شہر
ایسا نہیں جس شہر کا الگ قصہ نہ بنایا ہو ہم سیالکوٹ کے رہنے والے ہیں سیالکوٹ
کا قصہ بنا ہوا ہے پیر مرادیا سیالکوٹ تباہ ہونے لگا تھا اس نے اپنی گردن کا لہو
نیچے رکھ کے سیالکوٹ بچایا ہر بستی کے اندر ادھر میں نے ایک چھتری والا بابا
ہوتا تھا بیچارہ پاگل اس نے سال سال تک کبھی استنجا نہیں کیا تھا نماز پڑھنی تو
بڑی بات ہے پاگل تھا پاگل ہائے پاگل نہ ہوتا تو اس کی قبر کی پرستش کیوں ہوتی
پاگل دیوانہ استنجا کبھی نہیں کیا۔ یہ ساری بات لوگ جانتے ہیں کل ہمارے سامنے کل کی
بات ہے میں نے کئی دفعہ یہ بات بتلائی ہے ایک دفعہ ہم اسلام آباد سے ایک بڑے
آدمی کو مل کے آرہے تھے دس سال پہلے کی بات ہے یہ اس وقت کی بات ہے
جب مونچھوں والے کی حقیقت کا ہمیں علم نہیں ہوا تھا اس وقت ہم اس کو سمجھتے
تھے کہ بڑا نیک ہے پتہ نہیں سی وچوں بڑا بے ایمان اے ۔ کیا پتہ تھا ہم کو نیا زمانہ
تھا مل کے آئے مولوی تھے بہت سے بریلوی بھی تھے دیوبندی بھی تھے شیعہ بھی
تھے اہل حدیث بھی تھے جب ہم گئے تو ہمارے ساتھ شیعہ تھے وہ جب بھی کوئی
کالا جھنڈا نظر آتا کہتے سلام یا عباس کوئی قبر آتی تو بریلوی کہتے اُوں اُوں جب
واپسی پر چھتری والے بابے کے پاس ہم پہنچے تو گاڑی میں چلا رہا تھا میں نے بریک
لگادی کہنے لگے کیا ہو گیا ہے میں نے کہا یہاں بھی سلام کر لو کہنے لگے چلو چلو ہمارا مذاق
اڑاتے ہو ابھی اس کو مرے ہوئے سال ہی ہوا تھا اس وقت میں نے کہا کیوں
مذاق کی کیا بات ہے۔ تمہارا بزرگ ہے اور اتنا بڑا بزرگ ہے مرنے کے بھی لوگوں
کو تکلیف دے رہا ہے زندہ تھا تب بھی لوگوں کو دکھ دیتا تھا مرنے کے بعد سڑک

روکی ہوئی ہے وہاں سے ٹریفک نہیں چل سکتی اس سے بڑی اور کیا علامت ہو سکتی ہے پیر کے ہونے کی کرو سلام کہنے لگے یار ہمارا مذاق میں نے کہا مذاق اس لیے کہتے ہو کہ ہمیں پتہ ہے کہ یہ کون تھا ہمیں اس کا پتہ ہے کہ یہ کون تھا ایک دو نسل گزر جائے گی پھر لگ کہیں گے او بابا اتنا بزرگ تھا یہاں سے دریائے راوی بہتا تھا اور ایک دفعہ سیلاب آیا سارا لاہور ڈوب جانے لگا تھا بابے نے موڈھا (کندھا) مارا اور دریائے راوی دو میل پرے (دور) چلا گیا اس طرح کے جھوٹے قصے بنائے ہیں ہر شہر کے اندر ہر بستی کے اندر اس طرح کے جھوٹے قصے بنائے ہوئے ہیں یہی ہوگا اگر یہ نہ ہو تو کون ان کو پوچھے قرآن وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ (پ ۱۷ سورہ حج)
ہائے ہائے یہ تو وہ ہیں جن کو جانتا کوئی نہیں یہاں وہ ہے جس کو آسمان والے بھی جانتے ہیں زمین والے بھی جانتے ہیں۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس کے مقام کا عالم یہ ہے کہ نگاہ اٹھاتا ہے تو قبلہ تبدیل ہو جاتا ہے۔

قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا

میرے محبوبؐ ہم نے تیری التجا سے بھری ہوئی نگاہوں کو دیکھا ہے تو عرش والے کی طرف نگاہ اٹھا کے کہتا ہے اللہ قبلہ بیت المقدس کی بجائے کعبہ ہو جائے

قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا

جا ہم نے تیری نگاہوں کی لاج رکھ کے قبلہ وہی مقرر کر دیا ہے جس کو تیرا دل چاہتا ہے اتنی بڑی ذات اتنی بڑی ہستی اور آخری وقت ہے اور ارشاد فرما رہے ہیں

لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى (بخاری مسلم)

یہ آخری لفظ ہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس کے بعد نبیؐ نے بات نہیں کی ہے۔ فرمایا

لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَآئِهِمْ مَسَاجِدَ

اللہ یہودیوں اور عیسائیوں پر تیری لعنت کہ انہوں نے نبیوں کو مرنے کے بعد انہیں رب بنا لیا تھا اللہ تیری ان پر لعنت ہو جنہوں اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنایا تھا اور کیا کہا ؛

لَا تَتَّخِذُوا قَبْرِي عِيدًا

اللہ میری قبر کو پرستش گاہ نہ بنانا اللہ میری قبر کی پرستش نہ کروانا اللہ میری قبر پوجی نہ جائے اور پھر لوگوں کو مخاطب کیا فرمایا

لَا تَتَّخِذُوا قَبْرِي عِيدًا ۝

اور میری قبر پہ میلے نہ لگانا میری قبر کو سجدہ گاہ نہ بنانا یہ ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخری وقت بھی اللہ کی توحید کا درس دے رہے ہے ــ تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ توحید کی قدر و قیمت اور توحید کا مقام کیا ہے۔ اللہ سے دعا ہے کہ اللہ ہمیں اس عقیدہ توحید پر گامزن رہنے اور اس پر زندہ رہنے اور اس پر مرنے کی توفیق عطا فرمائے ۔ آمین ثم آمین

خلفاء و علمائے کرام کا ہمیشہ رہا ہے، اور رہنا چاہیے ۔

اسلامی تعلیم عنوان سے گیارہ حصوں پر مشتمل ہے، اور یہ کتاب اسی سنہرے سلسلے کی ایک کڑی ہے ۔ اور دونوں اصحاب کے لیے یہ ایک با دلیل دستاویز ہے ۔ لہ

اسلامی وظائف :

اس کتاب میں مولانا مرحوم نے قرآن و حدیث کی ۶۵۰ دعائیں معہ حوالہ ترکیب جمع کی ہیں ۔ یہ کتاب اپنے موضوع کے اعتبار سے بہت مفید ہے ۔ اور کئی بار طبع ہوئی ہے ۔ پاکستان میں نفیس اکیڈمی کراچی نے پہلی بار ۱۳۶۵ھ میں شائع کی، اور دوسری بار ۱۴۰۷ھ میں شائع کی ۔ فاروقی کتب خانہ ملتان، نے بھی ۱۴۰۰ھ میں شائع کی ۔

ماہنامہ الاسلام :

مولانا عبدالسلام بستوی مرحوم نے ایک دینی و مذہبی رسالہ الاسلام کے نام سے دہلی سے جاری کیا جس میں مذہبی مضامین کے علاوہ آپ کے فتاوی بھی شائع ہوئے تھے ۔